8۔ نصیحتِ اخلاقی

اکبرؔ الہ آبادی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ظہور	ظاہر ہونا	ہونہار	جس میں قابلیت کے ایثار پائی جائے
پند	نصیحت	معین	مددگار
عقیل	عقل مند	غیور	غیرت مند
نازاں	فخر کرنے والا	صدق	سچائی
نفور	نفرت کرنے والا	فریب	دھوکا
مکر و زور	چھل ،دھوکا	مصلحت	مناسب سوچ، نیک صلاح
با ادب	مودب	سرور	خوش
افکار	فکر کی جمع	کسبِ کمال	ترقی کے کام
وفور	کثرت، وافر مقدار	دُھن	لگن ،شوق
معین	مددگار	صحبت بد	بُری محفل، بُری دوستی
مطلق	ہرگز، بالک	نفور	نفرت کی جمع
برتاؤ	سلوک	صفات	خوبیاں

اشعار کی تشریح

شعر نمبر۔1

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں، آنکھوں کا نور ہے   ہے زندگی کا لطف، تو دل کا سرور ہے

تشریح:

اکبرؔ الہ آبادی "نصیحت اخلاق "کے پہلے شعر میں فرماتے ہیں کہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ بیٹے کو آنکھوں کی روشنی، زندگی کا لُطف و مزہ اور دل کی مسّرت کا سبب گردانتے ہیں اور کہتے ہیں ان کے گھروں میں ہر طرف جو اُجالا ہے اس کی وجہ ان کا بیٹا ہے۔ بیٹے سے زندگی پُر لطف ہوتی ہے اور دل کو خوشی نصیب ہوتی ہے۔ والدین کو توقع ہے کہ بڑھاپے میں کوئی ان کی دیکھ بال کرنے والا ہوگا۔ والدین کو زندگی میں بیٹے کی وجہ سے لطف آتا ہے کہ ان کے دل کی ساری خوشیاں دراصل بیٹے ہی کی مرہون منت ہے۔ وہ بیٹے کی گھر میں موجودگی کو گھر کی خوشی لطف کا سامان سمجھتے ہیں۔

شعر نمبر۔2

گھر میں اسی کے دم سے ہے ہر سمت روشنی نازاں ہے اس پہ باپ، تو ماں کو غرور ہے

تشریح:

گھر کی ساری روشنی اور سارا حسن بیٹے کی وجہ ہوتا ہے ہر طرف بیٹے کا رنگ و نور چھا جاتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ان پر اللہ تعالی کی رحمت کا ظہور ہوا ہے۔ اگر ایک بیٹے کا باپ ہونے پر باپ فخر محسوس کرتا ہے

تو ایک بیٹی کو جنم دیتے وقت ماں بہت مغرور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماں اور باپ دونوں ایک بیٹے کہ والدین ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

شعر نمبر۔3

خوش قسمتی کی اس کو نشانی سمجھتے ہیں   کہتے ہیں یہ خدا کے کرم کا ظہور ہے

تشریح:

ماں باپ دونوں بیٹے کو اپنے گھر اپنی زندگی کے لیے خوش نصیبی کا باعث سمجھتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کے فضل وکرم کا مظاہرہ ہے۔ سبب یہ لڑکیاں تو پرائے گھر کی ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالی کی خاص عنایت ہے کہ اُس نے انھیں بیٹے کی نعمت عطا کی۔ شاعر کہتا ہے کہ میرا یہ خیال ہے کہ بیٹا اللہ تعالی کہ خاص نشانی کا نتیجہ ہے۔

شعر نمبر۔4

اکبر بھی اس خیال سے کرتا ہے اتفاق   اس کا بھی ہے یہ قول، کہ ایسا ضرور ہے

تشریح:

اکبر الہ آبادی کہتا ہے کہ وہ بھی ایسی ہی سوچ رکھتا ہے۔ اس کا یہ کہنا ہے کہ ضرور ایسا ہی ہے یعنی بلاشبہ بیٹا خدا کی بہت بڑی دین ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میں خود والدین کی ان باتوں سے اتفاق کرتا ہوں کہ واقعی بیٹا سارے گھر کے لیے خوش قسمتی کا باعث ہوتا ہے۔ اور میں خود بھی یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ کہنا سو فیصد درست ہے۔ اللہ تعالی نے والدین کو اپنی خصوصی رحمت سے نوازا ہے جو اِنھیں اولاد نرینہ عطا کی ہے۔

شعر نمبر۔5

البتہ شرط ہے، کہ بیٹا ہے ہونہار   مائل ہے نیکیوں پہ، برائی سے دور ہے

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ بیٹا واقعی خدا کی بہت بڑی دین ہے۔ لیکن اس کے لیے اولین شرط یہ ہے کہ اس میں لیاقت اور قابلیت کے ایثار پائے جایں، اپنے والدین کا سمجھدار ہو،لائق فائق اور سعادت مند ہو، نیک کاموں کی طرف راغب ہو۔ شرارتوں اور گناہوں کے کام کرنے کے بجائے نیکی اور بھلائی کے کام کرے۔ بُرایوں سے دور ہو اور اس کا زیادہ وقت نیک اعمال کے کرنے میں گزرتا ہو۔

شعر نمبر۔6

سنتا ہے دل لگا کے بزرگوں کی پند کو   وقت کلام لب پہ جناب وحضور ہے

تشریح:

ظاہر ہے عمر رسیدہ لوگوں کے زندگی بھر کے تجربات ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے زمانے کے نشیب و فراز دیکھے ہیں۔ وہ بیٹا بڑوں اور بزرگوں کے وعظ و نصیحت کو پوری توجہ سے سنتا ہو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہو۔ بزرگوں کی بات پر سر تسلیم کرنے والا ہو اور گستاخ و بے ادب نہ ہو۔ چنانچہ بزرگوں سے مخاطب ہوتے وقت چاہیے کہ اس کے ہونٹوں پر جناب اور حضور الفاظ ہوں مُراد یہ ہے کہ بزرگوں کا احترام کرنے والا ہو۔ گستاخ اور بے ادب نہ ہو۔

شعر نمبر۔7

برتاؤ اس صدق و محبت سے ہے بھرا   اس میں نہ ہے فریب نہ ہے مکروُزور ہے

تشریح:

وہ بیٹا سچے دل اور پرخلوص محبت کا رویہ اختیار کرنے والا ہو۔ اس کا برتاو سچائی اور صداقت پر مشتمل ہو نہ لوگوں سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ کسی کو دھوکا دیتا ہے۔زبردستی کسی کے ساتھ نہیں کرتا۔ اور نہ ہی وہ منہ زور یا اپنی من مانی کرنے والا ہو۔ اس کے والدین اس کے بارے میں جو کچھ بھی سوچتے ہیں اس پر بخوشی سر تسلیم خم ہو۔

شعر نمبر۔8

افکار والدین میں ہے دل سے وہ شریک   ہمدرد ہے معین ہے اہل شعور ہے

تشریح:

بیٹا ایک مثالی بیٹا ہونا چاہیے جو ماں باپ کی سوچوں میں شریک ہو۔ مطلب یہ کہ اس کی ماں اور باپ کے ایک جیسے خیالات ہوں۔ وہ اپنے ماں باپ کی سوچوں کی تکمیل اور ان کے خوابوں کی تعبیر کرتا ہو۔ اسے معلوم ہو کہ کس وقت کیا کام کرنا ہے اور کس کام سے اجتناب کرنا ہے۔ دوسروں کے لیے ہمدردی کا رکھتا جذبہ رکھتا ہو اور زی فہم ہو۔

شعر نمبر۔ 9

راضی ہے اس پہ باپ کی جو کچھ ہو مصلحت   صابر ہے باادب ہے عقیل وغیور ہے

تشریح:

وہ اپنے باپ کی ہر مصلحت پہ راضی ہے۔ باپ اسے جس راستے پر چلنے کے لیے کہتا ہے وہ ہنسی خوشی اس

کو اختیار کرلیتا ہے۔ وہ اپنے والد کی رضا پر راضی رہتا ہے اُسے ہمیشہ خاندان کی عزت و وقار کا خیال رہتا ہے صبر اور حوصلے سے کام لیتا ہے۔ عقل مند اور غیرت مند ہوتا ہے۔ باپ کی رائے سے کبھی اختلاف نہیں کرتا۔

شعر نمبر۔ 10

رکھتا ہے خاندان کی عزت کا وہ خیال   نیکوں کا صحبت بد سے نفور ہے

تشریح:

ایسا بیٹا ہو کہ اسے اپنے خاندان کی عزت اور وقار کا پورا خیال ہو۔ باپ اس کے لیے جو راستہ مناسب سمجھتا ہے وہ بخوشی اس پر چلنے کے لیے تیار ہو۔ وہ نیک لوگوں کے ساتھ اُٹھتا ہو اور برے دوستوں سے نفرت کرتا ہو۔وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس کی وجہ خاندان پر بُرے اثرات مرتب ہوں۔

شعر نمبر۔11

کسبِ کمال کی ہے شب و روز اس کو دھن   علم و ہنر کے شوق کا دل میں وفور ہے

تشریح:

یہ ہونہار بیٹا دن رات محنت کر کے کسی ایسے مقام پر اپنے آپ کو پہنچاتا ہے۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ اس علم و آدب اور ہُنر کے حصول کا شوق بہت زیادہ ہوتا ہے۔وہ اپنے علم سے دن رات اِسی کوشش میں رہتا ہے کہ کوئی عمدہ کام سرانجام دے جس سے نہ صرف اُس کا بلکہ خاندان اور قوم کا نام بھی روشن ہو۔شاعر کے مطابق جو لوگ اپنے بیٹوں کی ان خوبیوں اور صفات سے بے خبر ہوں اور پھر بھی اپنے بیٹے کو خوشی اور راحت سمجھتے ہو تو یہ ان کی غلط فہمی ہے۔

شعر نمبر۔12

لیکن جو اِن صفات کا مطلق نہیں ہوتا   اور پھر بھی خوشی تو خوشی کا قصور ہے

تشریح:

اکبرؔ الہ آبادی آخری شعر میں بحث کو ختم کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر بیٹے میں اچھی نہ ہوں تو اس کے باوجود ماں باپ اس سے محبت کرتے ہیں۔ لہذہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کا بیٹا آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنے۔یہ خوشی عارضی اور بے جا ہے۔ کیونکہ ان کا بیٹا اس لائق نہیں کہ ان کی موجودگی پر والدین مسّرت کا اظہار کریں۔اس کے متعلق والدین کو سوچنا چاہیے کہ ان کا بیٹا کس طرح ٹھیک راستے پر آسکتا ہے۔ اس لیے انھیں چاہیے کہ اپنے بیٹے کی تربیت اسلامی اصولوں کے عین مطابق کریں۔

(کلیاتِ اکبر حصّہ اوّل)

مشق

سوال نمبر۱۔ اس نظم میں اکبرؔ الہ آبادی نے ہونہار بیٹے کی کیا خصوصیات بتائی ہیں؟

جواب: اس نظم میں اکبرؔ الہ آبادی نے ہونہار بیٹے کی مندرجہ زیل خصوصیات بتالی ہیں:
وہ نیکی کی طرف مائل ہو اور برائی سے دور رہنے والا ہو۔ بزرگوں کی نصیحت کو دل لگا سنتا ہو۔ اور ان سے مخاطب ہوتے وقت ان کا احترام ملحوظ خاطر رکھے۔ اس میں مکرو فریب نہ ہو اور سچائی اور محبت سے بھرا ہوا ہو۔ والدین کا ہم خیال،ہمدرد مددگار اور سمجھدار ہو۔ باپ جس کام میں بہتری سمجھے اور اس پر متفق ہو، صبر کرنے والا، عقل مند اور غیور ہو۔ اسے خاندان کی عزت اور وقار کا خیال ہو۔نیکوں کا دوست اور بُروں سے کنارہ کش ہو۔ اسے علم و ہنر کے کسی نہ کسی شعبے میں کمال حاصل کرنے کا شوق ہو۔

سوال نمبر۲۔ نظم "نصیحتِ اخلاقی "کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: خلاصہ

اکبرؔ الہ آبادی کی یہ نظم "نصیحتِ اخلاقی "اِن کے کلیات کے حصہ اول سے لی گی ہے۔ یہ نظم اِن کی اِخلاقی اور ناصحانہ شاعری کی بہترین مثال ہے۔ اکبرؔ الہ آبادی کہتے ہیں اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ بیٹے کو آنکھوں کی روشنی،زندگی لُطف و مزہ اور دل کی مسرت کا سبب گردانتے ہیں ان کے گھروں ہر طرف جو اُجالا ہے اس کی وجہ ان کا بیٹا ہے۔بیٹے سے زندگی پُر لُطف ہوتی ہے اور دل کو خوشی نصیب ہوتی ہے۔ والدین کو

توقع ہوتی ہے کہ بڑھاپے میں کوی ان کی دیکھ بال کرنے والا ہوگا۔والدین کو زندگی میں بیٹے کی وجہ سے لُطف آتا ہے کہ ان کے دل کی ساری خوشیاں دراص بیٹے ہی کی مرہون منت ہے۔ وہ بیٹے کی گھر میں موجودگی کو گھر کی خوشی اور لطف کا سامان سمجھتے ہیں۔

ماں باپ دونوں بیٹے کو اپنے گھر اپنی زندگی کے لیے خوش نصیبی کا باعث سمجھتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کہ فضل و کرم کا مظاہرہ ہے۔ سبب یہ لڑکیاں تو پرائے گھر کی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالی کی خاص عنایت ہے کہ اُس نے انھیں بیٹے کی نعمت عطا کی۔ شاعر کہتا ہے کہ میرا یہ خیال ہے کہ بیٹا اللہ تعالی کہ خاص نشانی کا نتیجہ ہے۔

وہ بیٹا سچے دل اور پرخلوص محبت کا رویہ اختیار کرنے والا ہو۔ اس کا برتاو سچائی اور صداقت پر مشتمل ہو وہ نہ لوگوں سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ کسی کو دھوکا دیتا ہے۔ زبردستی کسی کے ساتھ نہیں کرتا۔ نہ ہی وہ منہ زوری اور اپنی من مانی کرنے والا ہو۔ اس کے والدین اس کے بارے میں جو کچھ بھی سوچتے ہیں اس پر بخوشی سر تسلیم خم ہو۔ اگر کسی کے بیٹے میں یہ خوبیاں ہیں تو والدین کو خوش ہونا چاہیے اور ان خوبیوں کے نہ ہونے پر بھی والدین اگر خوش ہیں تو ان کی خوشی بے جا ہے۔

سوال نمبر۳۔ درج ذیل الفاظ و محاورات کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

نازاں، ظہور، مکروزور، کسب کمال، اہل شعورگ

جواب:

الفاظ محاورات	معنی	جملوں میں استعمال
نازاں	فخر کرنے والا	ثناء اپنے سالانہ امتحان میں شاندار کامیابی پر بہت نازاں ہے۔

ظہور	ظاہر ہونا	ظہور اسلام سے پہلے عرب میں ہر طرف جہالت پھیلی ہوئی تھی۔
مکرزور	مکر و فریب	مکرزور سے وقتی کامیابی تو حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن اُخروی نہیں۔
کسب کمال	اعلی و عمدہ کام	کسب کمال سے ہی انسان شہرت کی بلندی یوں پر پہنچ سکتا ہے۔
اہل شعور	سمجھدار لوگ	اہل شعور ہی ملک کا نظام اچھا چلا سکتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ بیٹا خُدا کی بہت بڑی نعمت ہے البتہ شرط یہ ہے کہ ہونہار نیک چلن، بزرگوں کا احترام کرنے والا، عقل مند غیور، صابر، حصول علم وہنر کا شوقین اور کسب کمال کے حصول کا خواہشمند ہو۔ اگر اس میں یہ خصوصیات نہ پائی جایں تو اسے بیٹے کا ہونا کوئی خوشی یا خوش قسمتی کی بات نہیں۔

سوال نمبر۵۔ اس نظم کے قوانی لکھیں۔

جوب: نور، نفور، سرور، غرور، وفور، شعور، ظہور، ضرور، دور، حضور، زور، غیور اور قصور

<u>ہدایات برائے اساتذہ:</u>

طلبہ کو طنزومزاح کی تعریف بتایں نیز دونوں کے فرق اور اہمیت سے روشناس کریں۔